59936 ـ سونے کی قیمت اور تیاری کی اجرت تاخیر سے ادا کرنا

سوال

کیا کسی کاریگر کو زیور تیار کرنے کے لیے پیشگی رقم دینی جائز ہے کہ باقی رقم کام مکمل ہونے پر دی جائیگی، یہ علم میں رہے کہ پیشگی دی گئی رقم سونا خریدنے میں استعمال نہیں ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال سے جو سمجھ آئی ہے وہ یہ کہ آپ اس کاریگر سے سونا خریدیں گے، اور وہ اسے تیار کریگا، اگر تو معاملہ اسی طرح ہے تو یہ جائز نہیں، بلکہ سونے کی قیمت (رقم) دینی اور اسی ایک ہی مجلس میں سونا لینا واجب اور ضروری ہے، اور زیور تیار کرنے کی اجرت میں تاخیر کرنی جائز ہے.

لیکن اگر سوال سے مقصود یہ ہے کہ آپ اس کاریگر کو اپنی جانب سے سونا دینگے تا کہ وہ اس کا زیور تیار کردے تو اس کی اجرت تاخیر سے دینے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" سونا سونے کے ساتھ، اور چاندی چاندی کے ساتھ، اور گندم گندم کے ساتھ، اور جو جو کے ساتھ، اور کھجور کھجور کے ساتھ، اور نمک نمک کے ساتھ، ایک جیسا اور برابر اور ہاتھوں ہاتھ ہو "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ثابت ہے:

" جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ طلب کیا تو اس نے سود لیا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ:

" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچھی قسم کی کھجور لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم دو صاع کے بدلے ایک صاع لیتے تھے، اور تین صاع کے ساتھ دو صاع "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

" یہ بعینہ سود ہے "

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی راہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ وہ ردی کھجور فروخت کریں اور پھر دراہم کے ساتھ اچھی کھجور خرید لیں "

ان احادیث سے ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ سائل نے جو ذکر کیا ہے کہ سونا سونے کے ساتھ تبدیل کرنا اور اسے تیار کرنے کی مزدوری زیادہ دینا یہ حرام ہے جائز نہیں، اور یہ سود کے زمرے میں آتا ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے.

اس میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ ٹوٹا ہوا سونا بغیر کسی پیشگی اتفاق اور نرمی کے فروخت کر کے قیمت حاصل کی جائے، اور قیمت لینے کے بعد وہ نئی چیز خرید لے، اور افضل یہ ہے کہ کہیں اور سے نئی چیز تلاش کرے اور جب اسے نہ ملے تو وہ اس کے پاس واپس آئے جس کو سونا فروخت کیا تھا اور اس سے رقم کے بدلے زیور خرید لے اور جب وہ زیادہ دے تو کوئی حرج نہیں، اہم یہ ہے کہ سونے کے ساتھ سونے کا تبادلہ فرق دے کر بھی نہیں ہونا چاہیے، چاہے یہ تیاری کی مزدوری کی بنا پر بھی ہو.

یہ تو اس وقت ہے جب تاجر تجارت کرتا ہو، لیکن اگر تاجر سنار ہو تو وہ یہ کہہ سکتا ہے: یہ سونا لو اور اس طرح کا زیور تیار کر دو، اور میں زیور تیار ہونے کے بعد اس کی اجرت اور مزدوری دونگا، تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموعۃ اسئلۃ فی بیع و شراء الذہب (پہلا سوال).

شیخ رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی کیا گیا:

کیا سونا لیتے وقت اس کی اجرت اور مزدوری کی ادائیگی ضروری اور لازم ہے یا کہ ہم اسے جاری حساب و کتاب میں شامل کر سکتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس کی ادائیگی لازم نہیں، کیونکہ یہ کام کی مزدوری ہے، اور اگر وہ سونا لیتے وقت مزدوری اور اجرت دیتا ہے تو ٹھیک، اور اگر نہیں تو جب بھی اسے دے صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموعۃ اسئلۃ فی بیع و شراء الذہب (سوال نمبر 10).

واللہ اعلم .